ابوحیان توحیدی

حیات و خدمات کا ایک تحقیقی جائزہ

(۳)

جناب محمد سمیع اختر فلاحی، شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

ابن سعدان کے دربار میں

ابن سعدان بویہی خاندان کے مشہور خلیفہ صمـ
کے وزیر تھے۔ ان کا دربار علماء و فضلاء، فلاسفہ وحکماء اور اطباء وسائنسدا
کا عظیم مرکز بنا ہوا تھا اور وہ اپنے درباری فضلاء وحکماء کی کثرت پر فخر کر
کہتے ہیں:

"خدا کی قسم مملکت عراق میں اس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ اہل فضل کے اعیا
دانشوروں کے سردار ہیں۔"[۴۴] ابوالوفا مہندس بھی ابن سعدان کے دربار میں ا
قابل ذکر مشہور و معروف شخص تھے۔ ابن سعدان سے ان کے مراسم اچھے
ابوالوفا حساب و انجینئرنگ کے شعبہ میں سند تسلیم کئے جاتے ہیں۔ انھوں
اس میدان میں بہت ساری نئی چیزوں کا ایجاد و انکشاف کیا۔ ریاضی و علم
پر ان کی کئی قابل ذکر کتابیں بھی موجود ہیں۔

ابوالوفا مہندس کی سفارش پر ہی ابن سعدان نے توحیدی کو اپنے مـ

امیں شامل کر لیا۔ ابن سعدان نے ابوحیان کی صلاحیتوں کی قدر کی، اسے
م اور انعام واکرام دونوں ہی چیزوں سے نوازا۔ ابوحیان کی زندگی میں
یسا شخص ملا جس نے اس کے فن کی قدر دانی کی، اس کی کاوشوں اور
راہا۔ چنانچہ ابوحیان بھی ابن سعدان کی سخاوت، خوش خلقی، علم دوستی
ور بندہ پروری سے بہت زیادہ متاثر ہوا اور دل کھول کر اس کی
یف کی۔[۳۵] ابوحیان نے ان کے لئے جاحظ کی "کتاب الحیوان" کی کتابت
ق کے موضوع پر "الصداقۃ والصدیق" نام کی ایک عمدہ کتاب تصنیف

عدان کی نوازشوں اور انعامات کے سائے میں پلتے ہوئے کچھ وقت کے
ر مصیبت کے بادل چھٹ گئے، پریشانیوں اور کلفتوں کے دن ختم ہو گئے
تقدیر کا فیصلہ کچھ اور تھا چنانچہ محسن ابن سعدان بھی کسی وجہ سے ان سے
یا اور زمانے نے ایک بار پھر ان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا، وہ ابن سعدان
، سے محروم ہو گئے۔ توحیدی نے ان کی خدمت میں جذبات و احساسات
موثر خط لکھا کہ شاید ان کی ناراضگی دور ہو جائے اور اس کی مالی مشکلات
ائیں۔ توحیدی نے اپنے محسن ابوالوفا کی خدمت میں بھی ایک خط
۳۶

اراضگی

تاریخی حقائق و شواہد کی روشنی میں ابن سعدان کی ابوحیان توحیدی
ی کا سبب دریافت کرنا مشکل ہے۔ اور یہ بات ہنوز تحقیق طلب ہے کہ
ن اس سے کیوں ناراض ہو گئے۔ مگر مورخین کا اندازہ یہ ہے کہ وجہ ناراضگی
ن کے ساتھ شبینہ محفلوں میں سیاسی سوالات و جوابات کے درمیان

وہ تنقیدی خیالات[۴۷] ہیں جو اس نے ابن سعدان کے سامنے مختلف درباری شخصیات کے متعلق ظاہر کئے تھے جو کسی طرح ان متعدد شخصیات تک پہنچ گئے اور انھوں نے توحیدی کے خلاف ابن سعدان کے کان بھرنا شروع کئے، نتیجتاً توحیدی کو اس کی سرد مہری کا شکار ہونا پڑا[۴۸]۔ ہوسکتا تھا کہ ابو الوفا کی کوششوں سے ایک بار پھر ابوحیان توحیدی اور ابن سعدان کے تعلقات استوار ہوجاتے، اور ان میں خوشگواری آجاتی مگر اسی اثنا میں ابن سعدان کو عبد العزیز یوسف نے قتل کردیا اور خود کرسی وزارت پر قابض ہوگیا۔ اور برسر اقتدار آتے ہی ابن سعدان کے اصحاب واحباب کو پریشان کرنا شروع کیا اور توحیدی کا شمار بھی ابن سعدان کے قریبی اصحاب میں ہوتا تھا، انھوں نے ابن سعدان کی شبینہ محفلوں میں ابن یوسف کے اعمال وسرگرمیوں کو نقد وتنقید کا نشانہ بھی بنایا تھا لہٰذا اس کا بہت زیادہ امکان تھا کہ اگر ابن یوسف کو بغداد میں توحیدی کے قیام کی اطلاع مل جاتی تو وہ کسی بہت بڑی مصیبت کا شکار ہوجاتا۔ چنانچہ خطرہ محسوس کرتے ہوئے وہ خاموشی سے بغداد سے فرار ہوگیا اور شیراز آکر باقی ماندہ زندگی گوشۂ عافیت میں گذاری۔

قیام شیراز کے دوران ابوحیان توحیدی نے اپنے وقت کا زیادہ تر حصہ عرفان ذات اور ذکر الٰہی میں صرف کیا۔ اپنے زمانے میں رائج علوم فلسفہ اور تصوف کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور پھر اسی زمانے میں المقابسات، المحاضرات وغیرہ اہم کتابیں تصنیف کیں۔ ان تصانیف کا رنگ ان تالیفات سے بالکل علیحدہ ہے جو انھوں نے اس سے قبل جوانی کے زمانے میں لکھی تھیں۔

ناقدانہ ذہنیت ابوحیان توحیدی کی زندگی کا ایک نمایاں وصف عیب جوئی و تنقید نگاری تھا۔ توحیدی کو لوگوں کے عیوب نکالنے، ان کی کمزوریوں کا پتہ لگانے

ان پر تنقید کرنے پھران کے نقائص کو عوام میں پھیلانے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ یاقوت کہتا ہے "الذام ستا منہ والتلب دکانہ" مذمت کرنا تو اس کی فطرت میں داخل ہے اور مذمت کرنا اس کا خاص مشغلہ ہے[۳۰]۔ ابو حیان کو خود بھی اپنی اس کمزوری کا اچھی طرح احساس تھا۔ چنانچہ وہ معذرت کرتے ہوئے اپنے عیب کو تسلیم کرتا ہے۔ معاصرین کے درمیان ابو حیان کی یہ بری خصلت مشہور تھی۔ خود ابو حیان کو بھی اس کا اعتراف تھا۔ اس کی تحریروں کے مطالعہ سے اس کا یہ نمایاں وصف کھل کر ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ "مثالب الوزیرین" اس کی کھلی ہوئی مثال ہے۔ اس کے اندر ہجوگوئی، تنقیص، تنقید اور انتقام کی وہ انتہائی شکل ہے جس سے زیادہ عربی نثر نگاری میں توقع نہیں کی جاسکتی۔ اگر ابن العمید اور صاحب بن عباد کی شان میں کہے گئے تمام تر مدحیہ قصائد کو ایک طرف رکھ دیا جائے پھر بھی وہ ابو حیان توحیدی کے چند نقائص کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ حقیقت ہے کہ نثری ہجوگوئی کے میدان میں ابو حیان سے آگے کوئی نہیں بڑھا۔ نثر کے اندر ہجوگوئی میں اس کا وہی مقام ہے جو شاعرانہ ہجوگوئی میں فرزدق وجریر کا۔

یہی وجہ ہے کہ ابو حیان توحیدی کے اپنے معاصر علماء کے ساتھ تعلقات کچھ زیادہ خوشگوار نہ رہے بلکہ ان کے درمیان باہمی چپقلش اور عناد و مخالفت کی فضا برابر باقی رہی۔ ایسی بات نہیں کہ ابو حیان کے پاس ضمیر نہیں تھا یا وہ اخلاق کے اصولوں اور وقار و سنجیدگی سے ناواقف تھا، یا اسے مجد و شرافت اور عزت و کرامت کی قیمت کا اندازہ نہ تھا بلکہ زمانے کی ستم ظریفیوں اور ناکامیوں نے اسے ان پر خار وادیوں سے گذرنے پر مجبور کیا اور اس نے یہ راستہ اختیار کیا۔ اسے ایسے جاہل حکمران و سلاطین کی عنادت و دون عقلی پر رونا آتا تھا جن کے اندر خیر و شر کی تمیز، ہیرے اور پتھر کے فرق

اور شریف و رذیل کو پہچاننے کی صلاحیت نہ تھی۔ اس نے انسان کی فطری کمزوریوں کا نہایت باریک بینی سے مطالعہ کیا۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بظاہر ایک حریص اور لالچی انسان تھا۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری یہ تھی کہ وہ دوسروں کے اندر جس عیب یا خرابی کی نشاندہی کرتا وہی خرابی اس کی اپنی ذات میں موجود ہوتی اور وہ اس کی اصلاح کی طرف کم ہی متوجہ ہوتا۔

(باقی آیندہ)

اسلام کا اقتصادی نظام

تالیف: مجاہد ملت مولانا محمد حفظ الرحمٰنؒ

ایک عظیم الشان کتاب جس میں اسلام کے پیش کیے ہوئے اصول و قوانین کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے تمام معاشی نظاموں میں صرف اسلام کا اقتصادی نظام ہی ایسا نظام ہے جس نے محنت و سرمایہ کا صحیح توازن قائم کر کے اعتدال کا راستہ نکالا ہے اور جس پر عمل کرنے کے بعد سرمایہ محنت کی کشمکش ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے

صفحات ۴۰۸ بڑی تقطیع قیمت -/۳۰ روپے
مجلد -/۴۰ روپے

ندوۃ المصنفین، اردو بازار جامع مسجد دہلی